Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۵ رجب ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۳ احسان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۳ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا ایک چشمۂ شیریں ہے مومن جب چاہے اس سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے

اِنسان دُعا کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک بدمعاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آسکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولّی ہو جاتا ہے اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں، ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ، وہ بچاؤ کی راہ نکالتا ہے لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب ان دُنیا داروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ اور انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ و محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دلایا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد سے گھبراوے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۹، ۶۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گرمی اور دانت کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مقیم سوئٹزرلینڈ کی طبیعت ناساز ہے۔ آپ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر امورِ عامہ ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے افتتاح کے متعلق ضروری اعلان

فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہونیوالے طلباء و طالبات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۷ جون بروز سوموار بوقت سات بجے صبح مسجد مبارک میں کلاس شروع ہوگی اور بفضلِ خدا توقع ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کلاس کا اپنے کلماتِ طیبہ اور دعا سے افتتاح فرماویں گے، انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

تمام طلباء و طالبات و منتظمین متعلقہ بروقت مسجد مبارک میں تشریف لے آویں اور حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

آنکھوں کے معائنہ کی خاص سہولت

احبابِ ربوہ کے لئے ضروری اطلاع

ماہر امراضِ چشم محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے ربوہ کے احباب کو یہ خصوصی رعایت دی ہوئی تھی کہ وہ ہر جمعہ کے روز پانچ بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک ان کے کلینک واقعہ "پام ویو" ۵ ڈیوس روڈ لاہور میں تشریف لاکر بلا فیس اپنی آنکھوں کا معائنہ کرا سکتے ہیں۔ مگر اب چونکہ یکم جولائی سے ہفتہ وار تعطیل جمعہ کے روز ہوا کرے گی لہذا ایسے احباب جو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ یکم جولائی سے آئندہ صرف اتوار کے روز پانچ بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک کلینک مذکور میں تشریف لاکر آنکھوں کا معائنہ کرا سکتے ہیں۔ باقی احباب جو فیس ادا کر کے آنکھیں دکھلانا چاہیں وہ جمعہ اور اتوار کے سوا باقی دنوں میں مقررہ اوقات میں آنکھوں کا معائنہ کرا سکتے ہیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ احسان ۱۳۵۶ ہش

۲۳ جون ۱۹۷۷ء

قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کا انمول موقع

احباب جماعت کو نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کی طرف سے شائع شدہ اعلان کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۲۷ جون تا ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء دو ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ حسب پروگرام ان مقررہ تاریخوں میں یہ کلاس مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں تعلیم اور امتحان کے لئے حسب ذیل تین معیار مقرر کئے گئے ہیں:۔

معیار اول: بی اے، مولوی فاضل یا اس سے زیادہ تعلیم والے

معیار دوم: الف اے اور میٹرک پاس

معیار سوم: میٹرک سے نیچے تعلیم رکھنے والے طلباء اور طالبات

ان ہر سہ معیاروں سے ظاہر ہے کہ کلاس کا پروگرام اور نصاب اس طرح مقرر کیا گیا ہے کہ ہر عمر اور استعداد کے طلباء اور طالبات اس سے استفادہ کر کے قرآنی علوم حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے سینوں کو قرآنی انوار سے منور کر سکتے ہیں۔

یہ کلاس ہر سال سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی ایک بنیادی غرض کو پورا کرنے کے نہایت ہی اہم اور مقدس مقصد کے پیش نظر منعقد کی جاتی ہے اور اس طرح جماعت کے مردوں اور مستورات، بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یہ موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اندر یہ اہلیت پیدا کریں کہ وہ قیام سلسلہ احمدیہ کی اس بنیادی غرض کو پورا کرنے والے بن سکیں۔ وہ بنیادی غرض یہ ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کی بے مثال و لازوال تعلیم کے نورانی سانچوں میں ڈھال کر قرآنی علوم میں دسترس حاصل کر کے قرآنی حقائق و معارف سے بہرہ ور ہو کر اور انوار قرآنی سے اپنے سینوں کو منور کر کے ایک دنیا کو راہ ہدایت کی طرف لانے کا وسیلہ بنیں۔ اس غرض کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے ہی پر اثر الفاظ میں بار بار ہمارے ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں حضور علیہ السلام کی پر معارف و پر تاثیر تحریرات کے بعض اقتباسات ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام قرآن مجید کو حرز جان بنانے اور سب سے زیادہ پیار اس ایک کتاب سے کرنے اور اس سے کماحقہ' استفادہ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔"

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

پھر حضور علیہ السلام نے قرآن مجید سے سب سے زیادہ پیار کرنے کا طریق یہ بتایا کہ اس کو تدبر سے پڑھا جائے اور اس کے جملہ احکام پر دل و جان عمل کیا جائے اور اس کے انوار و برکات سے استفادہ کر کے حقیقی فلاح سے ہمکنار ہوا جائے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہی ہیں، یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ــــــــ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ ...... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔"

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

فضل عمر درس القرآن کلاس کی شکل میں جماعت کے مردوں اور مستورات نیز بوڑھوں اور جوانوں ہر عمر اور ہر استعداد کے افراد کے لئے ایک انمول موقع فراہم کیا جا رہا ہے کہ وہ دو ہفتہ تک علماء سلسلہ سے قرآنی علوم و معارف میں بصیرت حاصل کر کے اور اس کے انوار و برکات سے بہرہ ور ہو کر اپنے اندر یہ اہلیت پیدا کریں کہ وہ قرآن کو تدبر کے ساتھ پڑھنے والے بنیں اور فلاح و نجات کے اس سرچشمہ سے ایسا پیار کریں کہ کسی اور سے ایسا پیار ممکن نہ رہے اور خدا تعالیٰ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس کی دل و جان سے قدر کرتے رہیں کہ اس نے قرآن جیسی عدیم النظیر کتاب انہیں عطا کی اور فی الحقیقت اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ دیکھنے والے اس امر کی شہادت دیں کہ واقعی وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اس نصیحت پر پوری طرح عمل پیرا ہیں کہ:۔

"جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہو گا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے۔ جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"

(کشتی نوح۔ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

قرآنی علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے اور قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہونے کے اس انمول موقع سے فائدہ اٹھانا بشرط صحت و فرصت و عدم موانع، تو ہر احمدی کا فرض ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے امراء کرام اور مربیان سلسلہ سے بجا طور پر اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ فضل عمر درس القرآن کلاس کی اہمیت کے پیش نظر اپنے اپنے حلقہ میں اس کلاس کے لئے موزوں افراد کا انتخاب فرما کر نظارت مذکور کو فوری طور پر اطلاع دیں گے کیونکہ کلاس شروع ہونے میں اب صرف چند دن ہی باقی رہ گئے ہیں۔ امراء کرام اور مربیان سلسلہ کو اس امر کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر جماعت کے منتخب افراد اس میں ضرور شامل ہوں۔ کیونکہ کلاس میں ہر جماعت کی نمائندگی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں اپنے اس اہم فرض سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

(مرتبہ: مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کرونڈی - خیر پور، سندھ)

اللہ تعالیٰ پر آپ کا یقین اور توکّل

ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر آپ ایک ہزار روپیہ مجھے بھیج کر اپنا وکیل یہاں مقرر کر دیویں تو میں آپ کے مشن کی اشاعت کروں گا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"ان کو لکھ دو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں۔ ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ بائیس سال سے اشاعت کر رہا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(ملفوظات جلد پنجم ص۵۴)

(۲)

دشمن کی آبرو داری کا خیال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتیٰ کہ اپنے دشمن کی آبرو داری کا بھی کس قدر خیال ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"قتل کے مقدمہ میں ہمارے ایک مخالف گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر میں نے اُسے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگوں نے میرے پر جھوٹے الزام لگائے، جھوٹا مقدمہ بنایا، افترا باندھے اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا، میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے۔ اب بتلاؤ کہ میرے پر کون سا خوف ایسا طاری تھا کہ میں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا صرف بات یہ تھی کہ میں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دے اور اسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو۔"

ایک مخلص خادم نے عرض کی حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیوں اس پر نہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

"میرے دل نے گوارا نہ کیا۔"

اُس نے پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہیئے تھا آپ نے فرمایا:۔

"خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ میں کیا کروں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۶۲، ۶۳)

(۳)

دوستوں کی جدائی پر غمگین ہونا

ایک خادم نے حضرت اقدسؑ سے رخصت طلب کی۔ اُن کا وطن یہاں سے دُور دراز تھا اور ایک عرصہ سے آکر حضرت اقدسؑ کے قدموں میں موجود تھے۔ اُن کے رخصت طلب کرنے پر فرمایا:۔

"انسان کی فطرت میں یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرت میں بھی ہے کہ جب کوئی دوست جُدا ہونے لگتا ہے تو میرا دل غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ اس عالم کی یہی وضع پڑی ہے خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پھر جدائی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۷ حاشیہ)

اسی طرح فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے اور میری فطرت میں رکھ دی ہے کہ جب کوئی دوست مجھ سے جدا ہونے لگتا ہے مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ خدا جانے زندگی کا بھروسہ نہیں پھر ملاقات نصیب ہوگی یا نہیں پھر میرے دل میں خیال آجاتا ہے کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں۔ بیوی ہے، بچے ہیں اور اور رشتہ دار ہیں مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہتا ہے اس کے جدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔"

(ایضاً ص۱۷)

(۴)

زہد اور سادہ زندگی

ایک ذکر پر آپؑ نے فرمایا:۔

"ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ میں نے گوشت کا منہ نہیں دیکھا ہے۔ اکثر مسّی روٹی (بیسنی) یا اچار اور دال کے ساتھ کھالیتا ہوں۔ آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۲۷۱)

ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہندوؤں والی دھوتی باندھنی جائز ہے یا نہیں؟ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"تشبیہ بالکفار تو کسی رنگ میں بھی جائز نہیں۔ اب ہندو ماتھے پر ایک ٹیکہ سا لگاتے ہیں کوئی وہ بھی لگالے یا سر پر بال تو ہر ایک کے ہوتے ہیں مگر چند بال بودی کی شکل میں ہندو رکھتے ہیں اگر کوئی ویسے ہی رکھ لیوے تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنی وضع قطع میں غیرت مندانہ چال رکھنی چاہیئے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہ بند بھی باندھا کرتے تھے اور سراویل بھی خریدنا آپ کا ثابت ہے جسے ہم پاجامہ یا تنبی کہتے ہیں، ان میں سے جو چاہے پہنے۔ علاوہ ازیں ٹوپی، کرتہ، چادر اور پگڑی بھی آپؐ کی عادت مبارک تھی۔ جو چاہے پہنے کوئی حرج نہیں ..... ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ سیالکوٹ سے ایک دو بار انگریزی جُوتا آیا ہمیں اس کا پہننا ہی مشکل ہوتا تھا۔ کبھی اِدھر کا اُدھر اور کبھی بائیں کا دائیں۔ آخر تنگ آکر سیاہی کا نشان لگایا گیا کہ شناخت رہے مگر اس طرح بھی کام نہ چلا آخر میں نے کہا کہ یہ میری فطرت ہی کے خلاف ہے کہ ایسا جُوتا پہنوں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص۳۴۰-۳۴۱)

(۵)

مہمان نوازی کے متعلق

مہمانوں کے انتظام اور مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو فرمایا:۔

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں

کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو بیہودہ التزام نہ رہا۔۔۔۔۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں اُن کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۶)

(۶)

سائل کو محروم نہ پھرانے کی تعلیم

آپ نے فرمایا:۔

"بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور کچھ مولویت کی رگ ہو تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانا شروع کر دیتے ہیں اور اس پر اپنی مولویت کا رُعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سُست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا بلکہ حدیث شریف لَوْ اَتَاکَ رَاکِبًا کے الفاظ آتے ہیں۔ یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دے دینا چاہیئے اور قرآن شریف میں وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک۔ بس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو کیونکہ اس سے ایک قسم کی بداخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلدی ناراض نہ ہو یہ شیطان کی خواہش

ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۷)

(۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آپؑ کی غیرت

ایک مقام کے چند ایک احباب آریوں کے ایک ایسے جلسے میں گئے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نامعقول حملے ہو رہے تھے۔ اس پر آپؑ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ:۔

"یہ لوگ ایسی محفلوں میں کیوں جاتے ہیں؟ اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوں تو کیوں نہیں اُٹھ کر چلے آتے؟"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۸۱)

(۸)

ہر چیز خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی خواہش

حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دَورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کٹ جاویں۔ ہماری تو قریباً تمام کتابیں امراض و عوارض میں ہی لکھی گئی ہیں۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۸-۱۳۹)

(۹)

ہمارا نقّارہ

آپؑ نے فرمایا:۔

"اعداء کا وجود ہمارا نقارہ ہے۔ یہ انہیں کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مثنوی میں ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا۔ ایک شخص نے اُوپر سے دیکھ کر کہا کہ کیا کرتا ہے؟ چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا کہ آواز تو نہیں آتی۔ چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سُنائی دیوے گی اور ہر ایک سُنے گا۔ ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۷۱-۳۷۲)

(جاری ہے)

چین و جاپان میں عیسائیت کے قدیم آثار

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵۔ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

چین و جاپان میں عیسائیت کے قدیم آثار کے متعلق بعض تاریخی حوالے قابلِ غور ہیں۔

بائیبل میں ہے کہ بنی اسرائیل جلاوطنی کے بعد دُور "ارضِ سینیم" تک پھیلے ہوئے ہیں۔ (یسعیاہ ثانی $\frac{49}{12}$)
علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد ارضِ صین یعنی چین ہے۔

(۲)

جنوبی ہند میں "توما کے عیسائیوں" کے پاس جو پُرانا لٹریچر ہے اُس میں لکھا ہے کہ:۔

"خدا کی بادشاہت ایک
پرندے کی صورت میں اپنے
پر سمیٹے اہلِ چین کے پاس
اُڑ کر پہنچ گئی۔"

یعنی توما حواری ہند سے چین میں گئے اور وہاں تبلیغ کرتے رہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:۔

CHINA AND THE CROSS
By
COLUMBA CARY-ELWES
P-11 ، 12 اور 16

(۳)

کاشغر میں بنی اسرائیل کے آباد ہونے، حضرت مریم کی ہجرت اور وفات کی روایت موجود ہے۔ مزارِ مریم کے نام سے ایک پُرانی قبر بھی ہے۔ اسی طرح کیٹاکومبز کی طرز پر ایک مغارہ ڈائریکٹر آثار قدیمہ ہند اورل سٹین نے اپنی کتاب میں اس مغارے اور اس میں رکھی ہوئی لاشوں کا ذکر کیا ہے۔

مزارِ مریم کے لئے ملاحظہ ہو:۔

HEART OF ASIA
By
NICHOLUS ROERICH
(1929)

(۴)

چین کے ایک پُرانے صدر مقام میں ایک طویل کتبہ نصب تھا۔ یہ کتبہ آثار سے مل چکا ہے اس میں چین میں سُریانی مبشرین کی آمد اور اُن کی تبلیغی کاوشوں کا ذکر ہے۔ عجیب بات ہے کہ کتبہ میں عقیدۂ تثلیث کا بیان ہے لیکن صلیب پر مرنے اور کفارہ کا کوئی ذکر نہیں۔ صلیب کے ذریعہ نجات کا عقیدہ پیش نہیں کیا گیا۔

اس کتبہ میں ہے کہ تہذیب کا نشو و نما کسی نبی کے آنے سے ہوتا ہے۔ حضرت مسیح کو نبی کہا گیا اور خدا کا مجسّم لکھا ہے کہ مسیحا آیا وہ مرتفع مقاماتِ نور کی طرف اپنی کشتی کھیتے ہوئے چلا گیا۔ وہاں وہ لوگ ایمان لائے جن کے ابدان میں روحیں تھیں۔ وہ پورے طور پر بچا لئے گئے۔ وہ اپنا کام ختم کرنے کے بعد روحانی منطقہ کی طرف اُٹھا لیا گیا۔

یہ رفع کب ہوا؟ کوئی وضاحت نہیں۔ یہ کتبہ بہت معنی خیز ہے۔ ۴ فروری ۷۸۶ عیسوی کو نصب کیا گیا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:۔
(آرکیالوجی آف ورلڈ ریلیجن از فنی گن صفحہ ۲۷۳-۲۷۴)

(۵)

"پرتگیز مبلغین کی آمد سے پہلے جاپان میں ایسے عجیب اور نرالے عیسائی فرقے موجود تھے جو یہ بیان کرتے تھے کہ یسوع صلیب سے بچ گئے تھے۔ ان کی وفات شمالی جاپان میں ہوئی۔"

SPACEMEN IN THE
ANCIENT EAST
BY
W. RAYMOND DRAKE P.18

(۶)

جاپان میں بدھ مذہب کی مہایانی شاخ پہنچی جسے ایمدا (AMIDA) کہتے ہیں۔ یہ شاخ قرونِ اولیٰ میں شمال مغربی ہندوستان میں پروان چڑھی، چین میں پہنچی اور کوریا سے ہوتی ہوئی جاپان میں پھولی پھلی۔ اس میں "فردوس مغرب" کا تصور پیش کیا۔ یہ نجات کا منتہیٰ ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ ربوہ منعقدہ مئی ۱۹۷۷ء

کل تعداد ناصرات تحریری امتحان میں شامل ہونے والی : ۷۱۸
" " " پاس " : ۶۶۵
" " " فیل " : ۵۳
کل تعداد ناصرات زبانی امتحان دینے والی : ۲۰۵
" " " پاس ہونے والی : ۱۸۸
" " " فیل " : ۱۷

مجموعی نتیجہ تحریری ۹۳ فیصد رہا
" " زبانی ۹۲ " "

پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات :

معیار اوّل :

کل تعداد امتحان میں شامل ہونے والی ناصرات : ۱۶۶
" " پاس " " " : ۱۵۲
" " فیل " " " : ۱۴

نتیجہ ۹۱ فیصد رہا

اوّل : امۃ الہادی بنت ابو المنیر نور الحق صاحب دار الرحمت وسطی ۲ : ۹۳/۱۰۰
نصرت ربانی بنت عبد الغفار خان دار الصدر جنوبی : ۹۳/۱۰۰
دوم : لبشریٰ نسرین بنت غلام قادر صاحب دار البرکات : ۹۱/۱۰۰
امۃ النصیر سیال بنت بشیر احمد صاحب سیال دار الرحمت غربی الف : ۹۱/۱۰۰
سوم : امۃ القدوس بنت محمد عبد اللہ صاحب چیمہ دار الرحمت غربی " : ۸۹/۱۰۰
قدسیہ نعیم بنت نعیم احمد صاحب دار الرحمت غربی الف : ۸۹/۱۰۰

معیار دوم :

کل تعداد امیدوار : ۳۱۴
" پاس " : ۲۹۲
" فیل " : ۲۲

نتیجہ ۹۳ فیصد رہا

اوّل : امۃ القدیر بنت عبد الحمید صاحب دار العلوم شرقی : ۷۴/۷۵
نائلہ روزی بنت منظور احمد صاحب دار الصدر شرقی ۱ : ۷۴/۷۵
دوم : بدر منیر لبشریٰ بنت ملک غلام نبی صاحب شاہد دار العلوم غربی : ۷۳½/۷۵
امۃ السلام بنت ابو المنیر نور الحق صاحب دار الرحمت وسطی ۱ : ۷۳/۷۵

معیار سوم :

کل تعداد امیدوار : ۲۳۸
" پاس " : ۲۲۱
" فیل " : ۱۷

نتیجہ ۹۳ فیصد رہا

اوّل : نصرت یاسمین۔ دار العلوم غربی : ۴۷/۵۰
شاہدہ فوزیہ احسان الٰہی جنجوعہ باب الابواب : ۴۷/۵۰
فوزیہ لبشریٰ دار الصدر جنوبی : ۴۷/۵۰
دوم : لبشریٰ بیگم دار الصدر جنوبی : ۴۶/۵۰
فریدہ لبشریٰ دار الصدر شرقی ۱ : ۴۶/۵۰
منصورہ مبارکہ دار الصدر جنوبی : ۴۶/۵۰
سوم : منصورہ پروین دار الیمن شرقی : ۴۵/۵۰
امۃ الباری ناہید۔ دار الصدر جنوبی ۱ : ۴۵/۵۰
ثمرہ لبشریٰ۔ دار الصدر جنوبی ۴۵/۵۰

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

مطالعہ کتب : ماہ جولائی / احسان میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیت" مقرر ہے۔ خدام ۳۱ تک مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اوکاڑہ میں سلائیڈز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بیرونی ممالک کے دوروں کے مناظر

مرکز سے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ جات بیرونی ممالک کے تاریخی مناظر کی تصاویر دکھانے کے لئے ۸ رجون بروز بدھ اوکاڑہ تشریف لائے۔ آپ کی آمد پر احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت اصحاب کو بھی سلائیڈز دکھانے کے لئے مدعو کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مختلف ممالک میں والہانہ استقبال، پریس کانفرنسوں سے خطاب اور بعض مقامات پر مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے انتہائی پر کیف والہانہ اور روح پرور مناظر کے علاوہ بیرون ممالک میں احمدیہ جماعت کی طرف سے تعمیر مساجد، سکولز اور ہسپتال جیسے کثیر التعداد رفاہی اداروں کے قیام کے مناظر اور قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور ان کی عظیم الشان اشاعت کے دلچسپ مناظر پروجیکٹر کے ذریعہ دکھائے گئے۔ غیر از جماعت اصحاب نے اس سلسلہ کو سراہا اور آئندہ کے لئے جاری رہنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ مرکز کی طرف سے اس دلچسپ پروگرام کے انتظام پر تہ دل سے مرکز کی شکر گزار ہے۔

(حافظ قاری محمد صدیق راشد۔ مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا بھانجا عزیز بدر الرحمان ابن عزیز الطیف احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تقریباً ایک سال کی عمر میں مورخہ ۱۱ رجون بروز ہفتہ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عزیز کے والد ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کی والدہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین!

(حکیم قاضی نذر محمد ملک چیچہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم کی طبیعت آج کل علیل ہے اور بے حد کمزور ہیں۔ نیز ان کے پوتے عزیز احمد کاشف ابن امین الرشید صاحب ہاشمی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چین و جاپان میں عیسائیت کے آثار۔ بقیہ صہ ۲

اس فرقہ پر عیسائیت کی چھاپ موجود ہے۔ اس فرقہ پر اولین صحیفہ "سکھ وتی" میں فردوس کا نقشہ انجیل کے نئے یروشلم کے تصور سے ملتا جلتا ہے۔ اسی طرح دوسری مشابہتیں قابل غور ہیں۔ مثلاً ایک بہت گریہ زاری کرنے والے بدھا کا ذکر جس کا جسم [illegible] ہونے کے بعد ٹھیک ہو گیا یہ کہانی مہایانہ فرقہ کے صحیفہ میں ہے۔

(۷)

قرآن حکیم میں ہے کہ عیسائیت میں حضرت مسیح کی توقیر [illegible] ہے۔ اس نے مریم اور ابن مریم کو من دون اللہ "خدا" بنا لیا [illegible] ترجمہ میں ایک تثلیث ملتی ہے۔ یہ مسلمہ طور پر قرون اولیٰ میں بنائی گئی۔ اس میں تیسرا اقنوم ایک خاتون بدھا کی صورت میں ہے۔ یہ ایک کنواری ہے آغوش میں بچہ ہے۔ دنیا کے ہموم و غموم دور کرنے والی دیوی۔ اس کی پرستش [illegible] دیوی اور دوسرے ناموں سے چین و جاپان میں ہوتی۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں ہے کہ اس کی صفات و حیثیت حضرت مریم کے مشابہ ہے۔

(زیر لفظ چین "مذاہب")

اس مفروضہ پر جاپان میں بہت تحقیق ہو سکتی ہے۔ EDWARD KONZE نے اپنی کتاب [illegible] جاپانی فرقہ [illegible] متعلق ذکر کیا ہے اس تثلیث کا [illegible] ذکر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی رحلت پر تعزیتی قراردادیں

جماعتِ احمدیہ لاہور

اراکین جماعتِ احمدیہ لاہور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال پر اپنے گہرے رنج والم اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا وجود جماعت کے ہر فرد کے لئے خیروبرکت اور تقویتِ ایمان کا موجب تھا اس لئے کہ آپ ایک آیۃ اللہ تھیں اور الٰہی بشارتوں کے مطابق نہایت درجہ مقدس خاتونِ مبارکہ تھیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے بچپن سے ہی سچّی رؤیا اور کشوف کا وارث بنایا۔ آپ کی ذات خدا تعالیٰ کے بے شمار نشانات کی مظہر تھی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی وفات ایک جماعتی المیہ ہے۔ آپ کی وفات سے جماعت ایک دعاگو، ہمدرد اور بزرگ خاتون سے محروم ہوگئی ہے۔ آپ کی جدائی سے دل حد درجہ غمگین اور پژمردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین جماعتِ احمدیہ لاہور اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر افرادِ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے قُربِ خاص سے نوازے۔ آمین

(امیر جماعت احمدیہ لاہور)

لجنہ اماء اللہ لاہور

ہم ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ لاہور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دُکھی دلوں کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس محبوب ہستی کو اپنے قُربِ خاص سے نوازے اور آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دخترِ بلند اختر ہونے کا فخر حاصل تھا وہاں آپ کا وجود کئی نشانوں کا بھی مظہر تھا جس کی وجہ سے آپ کو دیکھ کر ایمان کو تازگی اور دلوں کو سکون ملتا تھا۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ آپ ایک عرصہ تک اس کی صدر رہیں اور آپ کے زمانۂ صدارت میں لجنہ لاہور نے کئی جہت سے ترقی کی۔ آپ کے پُرشفقت سلوک کی بدولت ممبرات میں کام کی لگن کئی گنا بڑھ گئی۔ لاہور میں حلقہ وار نظام قائم ہؤا۔ لجنہ کے تمام شعبہ جات باقاعدہ کام کرنے لگے۔ عہدہ داروں کو اگر کبھی کسی قسم کی اُلجھن کا سامنا ہوتا تو آپ بیش قیمت مشوروں اور نصائح سے نوازتیں۔ اکثر فرمایا کرتیں ہمارے سب کام محض لِلّٰہ ہونے چاہئیں، ہمارے دینی کاموں میں ذاتی اغراض کی ملونی نہ ہونی چاہیئے۔

ہم دعا کرتی ہیں کہ آپ کے زمانۂ صدارت میں لجنہ لاہور کو جو برکات ملیں وہ ہمیشہ اس میں قائم رہیں اور آپ کے پند و نصائح پر لجنہ لاہور کو ہمیشہ عمل پیرا ہونے کی توفیق ملے، اللّٰھم اٰمین۔

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ لاہور کو شدت سے یہ احساس ہو رہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی خواتین ایک خدائی نشانات کی مظہر بدرجہ اتم اخلاقِ فاضلہ کی حامل ذکرِ حبیب سے دلوں کو گرمانے والی اور عالی ظرف قلمکار بزرگ ہستی سے محروم ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو اپنے فضلوں سے پُر فرماوے اور جماعتِ احمدیہ کی خواتین کو یہ توفیق ملے کہ وہ آپ کی زندگی کے بہترین نمونہ کو ورثہ سمجھ کر اپنالیں۔ آمین

ممبراتِ لجنہ لاہور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ساری اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ لاہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ، محترمہ بوزینب بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ صدر لجنہ لاہور اور تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام افرادِ خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلندیٔ درجات کے لئے دلوں کی گہرائیوں سے دعاگو ہیں۔

(ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ لاہور)

دُعائے مغفرت

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

مکرم محمد لیسین بیگ صاحب کا جواں سال لڑکا مرزا محمد سلطان واہ کینٹ ہسپتال میں دو ماہ زیرِ علاج رہنے کے بعد بعارضہ کینسر ۱۱/۱۲ جون کی درمیانی رات وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ نوجوان اپنی کم سنی میں ہی بڑا نیک، صالح اور باحیا تھا۔ سدا بہار طبیعت رکھتا تھا۔ جماعت کے ساتھ وابستگی اور خدمتِ خلق کے کاموں میں پیش پیش ہوتا۔ بیماری کے ایّام نہایت صبروشکر کے ساتھ گزارے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے نیز اس کے والدین اور بہن بھائیوں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دُعا

برادرم محمد نصیب صاحب عارف (سویلین گزیٹڈ آفیسر حال راولپنڈی) کی بائیں آنکھ کے تین اپریشن موتیا کے ۱۹۷۴ء میں ہوئے تھے جن کے نتیجہ میں اس آنکھ کی بینائی جاتی رہی تھی اور اس میں بہت تکلیف رہتی تھی۔ اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ان کی بائیں آنکھ کے نکال دئے جانے کا اپریشن ۱۶ جون کو سی۔ایم۔ایچ لاہور میں ہؤا ہے۔ اپریشن ٹھیک ہوگیا ہے، فالحمد للہ۔ زخم ٹھیک ہوجانے کے بعد مصنوعی آنکھ لگے گی۔ احبابِ جماعت سے برادرم موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد سعید (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) ۷/۲۷ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

پشاور اور اس کے تواریخی مقامات۔ درہ خیبر۔ درہ کوہاٹ۔ وادئ سوات اور اس کے قدیم بُدھ تواریخی کھنڈرات۔ وادی کرم پارہ چنار، چترال۔ کافرستان۔ نیز گلگت اور ہنزہ کی سیاحت کے لئے زیرِ نگرانی ماہرین ہم سے رجوع کریں۔

ٹریول ایشیاء۔ ٹور آپریٹرز۔ ۴ سنہری مسجد روڈ
پشاور صدر۔ ٹیلیفون ۷۵۱۳۰

ضرورت اکاؤنٹنٹ

خورشید یونانی دواخانہ میں کمرشل اکاؤنٹ جاننے والے ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے تجارتی حساب کتاب کے ماہر ریٹائرڈ دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ تجربہ اور قابلیت کے مطابق ہوگی۔ درخواست امیر مقامی کی تصدیق سے ارسال فرماویں۔

المشتہر منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴